



سوال

اگر شوہر پہلی بیوی اور اس کے بچوں کے ساتھ بیرون ملک بچوں کے علاج کی وجہ سے رہے اور دوسری بیوی پاکستان میں ہو، کیا یہ دوسری بیوی کے ساتھ زیادتی ہوگی؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے ہر معاملے میں عدل و انصاف کو لازم قرار دیا ہے اور ظلم سے منع فرمایا ہے۔ بیویوں کے درمیان اور اولاد کے درمیان عدل و انصاف کرنا واجب ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ، فَمَالَ إِلَى إِحْدَاهُمَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقَّةُ نَاعِلٍ (سنن أبی داود، النکاح: 2133) (صحیح)

جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور پھر وہ کسی ایک کی طرف مائل ہو گیا تو وہ قیامت کے روز اس کیفیت میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو جھکا ہوا ہوگا۔

بیویوں کے درمیان رہائش، کھانے پینے، لباس اور رات گزارنے میں عدل و انصاف کرنا واجب ہے، بلکہ ہر اس ظاہری معاملے میں بھی عدل کرنا ضروری ہے جس میں شوہر کے لیے برابری کرنا ممکن ہو۔

سلف صالحین کا طرز عمل بھی یہی تھا:

حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَتْ لِي امْرَأَتَانِ وَكُنْتُ أَعْدِلُ بَيْنَهُمَا حَتَّى فِي النُّفْلِ (المصنف لابن أبي شيبة، جلد 4، ص 37)

میری دو بیویاں تھیں، میں ان کے درمیان بوسہ لینے میں بھی عدل و برابری کرتا تھا۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں:

كَانُوا يَتَخَيَّرُونَ أَنْ يَعْدُوا بَيْنَ النِّسَاءِ حَتَّى فِي الطَّيِّبِ يَتَخَيَّرُونَ كَمَا يَتَخَيَّرُونَ لِنَهْ (المصنف لابن أبي شيبة، جلد 4، ص 37)

وہ (سلف صالحین) اس بات کو پسند کرتے تھے کہ عورتوں کے درمیان عدل و انصاف کریں، یہاں تک کہ خوشبو لگانے میں بھی: ایک کے لیے جس طرح خوشبو لگاتے، دوسری کے لیے بھی اسی طرح خوشبو لگاتے تھے۔

مذکورہ بالا گفتگو سے ظاہر ہوتا ہے کہ بیویوں کے درمیان عدل و انصاف کرنا واجب ہے، اس لیے اگر خاوند کسی ایک بیوی اور اس کے بچوں کے ساتھ علاج کے سلسلے میں رہ رہا ہے تو اس دوران دوسری بیوی کے کھانے پینے، رہائش اور لباس وغیرہ کے اخراجات پورے کرنا لازمی ہے۔ جب علاج کی ضرورت ختم ہو جائے گی تو رات گزارنے کے معاملے میں دوسری بیوی کے ساتھ انصاف کرنا لازمی ہوگا، جتنے دن وہ پہلی بیوی کے ساتھ رہائش پذیر تھاتے دن وہ دوسری بیوی کے ساتھ بھی گزارے گا۔ اس کی ترتیب وہ آپس میں اتفاق



کے ساتھ طے کر سکتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ دوسری بیوی کے ساتھ لکھنے والے دن گزار لے جتنے اس نے پہلی بیوی کے ساتھ گزارے ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دوسری بیوی کے پاس دو دن یا تین دن زیادہ گزارے، پھر ایک دن پہلی بیوی کے ہاں گزار لے جب دوسری بیوی کے دن پورے ہو جائیں تو باریاں برابری کے ساتھ تقسیم کر لے۔

واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

شیخ عطاء الرحمن علوی